خِضَر

خِضَر سے پوچھو
کہ آنکھ کیا ہے؟
نگاہ کیا ہے؟
جو ہر طرف دِکھ رہا ہے کیا وہ کوئی حقیقت ہے یا گماں ہے؟
اگر حقیقت ہے تو ہمارے قلوب کیوں مطمئن نہیں ہیں؟
بھلا حقیقت نفوسِ آدم پہ اِس قدر کس لئے گراں ہے؟
یہ ٹھوس شے ہے کہ بس دھواں ہے؟
اگر دھواں ہے، فقط گماں ہے
تو پھر حقیقت کہاں ہے، اُس کا بھی اِس زمانے میں کچھ نشاں ہے؟
جو قلب کو روشنی دِکھا دے وہ رمز کیوں اِس قدر نہاں ہے؟

https://emad-ahmad.com/

خِضر سے کہہ دو
کہ جوہرِ زندگی پلا دے
علومِ شرقی، علومِ غربی
علومِ ظاہر، علومِ باطن
علوم کی ہر پرت دِکھا دے
تمام پردوں کو بس اُٹھا دے

خِضر سے کہہ دو ہمیں بتا دے
بشر کا اصلی مقام کیا ہے؟
حُسر ہے کیا اور دوام کیا ہے؟
نگاہِ ظاہر کا کام کیا ہے؟
نگاہِ باطن کا جام کیا ہے؟
خِضر سے کہہ دو
ہمیں بھی اُس جام سے پلا دے
ہمیں بھی کچھ آگہی سِکھا دے

https://emad-ahmad.com/

خِضَر سے پوچھو، کہاں ملے گا؟
اُسے بتاؤ
جہاں سے دریائے علمِ ظاہر چلا وہیں سے چلے تھے تم بھی
جہاں سے دریائے علمِ باطن چلا وہاں بھی گئے ہوئے ہو
کہیں بھی اُس کا سراغ دیکھا نہ اُس کے بارے میں کچھ سنا ہے
اگر وہ دونوں جگہ نہیں ہے، تو پھر کہاں ہے؟
کدھر نہاں ہے؟

خِضَر کے بارے میں جاننا ہے؟
خِضَر کے بارے میں کچھ بتاؤں؟
خِضَر سے ملنے کی آرزو ہے تو ایک لمبے سفر پہ نکلو
مسافتوں سے گزر کے دیکھو
تمہارے رستے نشان دیں گے
تمہیں کہیں گے
جہاں پہ دریائے علمِ ظاہر کی شاخ دریائے علمِ باطن سے مِل رہی ہے

https://emad-ahmad.com/

وہاں پہ ٹیلے ہیں ریت کے کچھ
وہ ریت جو روز روز اپنا نشاں بدلتی ہے اُس سے ہٹ کر
تمہیں چٹانیں کھڑی مِلیں گی
وہی چٹانیں جو پانیوں کے جوار بھاٹوں سے ڈر کے ہرگز نہیں بِدَکتیں
جو روز و شب کے بدلتے منظر سے اپنا مسکن نہیں بدلتیں
اُنہی چٹانوں میں اِک چٹاں پر خِضَر ملے گا
وہیں وہ مردِ نڈر ملے گا
تمہیں حقیقت کا دَر ملے گا

خِضَر سے ملنے کی آرزو ہے تو یہ سمجھ لو
کہ راستے میں تمہیں بہت سی صعوبتوں سے گزرنا ہوگا
نشانِ منزل پتا بھی ہوں گے مگر بھٹکتے پھروگے پھر بھی
جہاں پہ دریاؤں کا ملن ہے
اُنہی چٹانوں کے پاس سے تم
گزر کے بھی ناسمجھ رہو گے
اگرچہ دیکھو گے جسمِ بسمل سے زندگی پھوٹتی مگر تم

https://emad-ahmad.com/

وہاں سے پھر بھی تلاش کرتے ہوئے کہیں اور چل پڑو گے
سفر غلط سمت میں کرو گے
بہت پھرو گے، بہت تھکو گے
تبھی ملے گا تمہیں اشارہ
پھر اپنے قدموں کے ہی نشانوں سے اپنا رستہ بناؤ گے تم
تبھی چٹاں پر خِضَر ملے گا
تمہیں حقیقت کا دَر ملے گا

خِضَر ملے گا تو پوچھ لینا
قدر کا کُل زور کس قدر ہے؟
قضا کی پوری سپاہ کیا ہے؟
کسے کہیں گے حقیقی نیکی؟
نباہ کیا ہے، گناہ کیا ہے؟
خِضَر ملے گا تو پوچھ لینا
کہ آنکھ کیا ہے؟
نگاہ کیا ہے؟

https://emad-ahmad.com/

جو ہر طرف دِکھ رہا ہے کیا وہ کوئی حقیقت ہے یا گماں ہے؟
اگر حقیقت ہے تو ہمارے قلوب کیوں مطمئن نہیں ہیں؟
بھلا حقیقت نفوسِ آدم پہ اِس قدر کس لئے گراں ہے؟
یہ ٹھوس شے ہے کہ بس دھواں ہے؟
اگر دھواں ہے، فقط گماں ہے
تو پھر حقیقت کہاں ہے، اُس کا بھی اِس زمانے میں کچھ نشاں ہے؟
جو قلب کو روشنی دِکھا دے وہ رمز کیوں اِس قدر نہاں ہے؟

مگر رکو تو
خِضَر سے کیا پوچھنا ہے آخر
خِضَر تو جو بھی کہے گا تم سے
تمہیں لگے گا عجیب تر ہے
خِضَر کہے گا کہ ساتھ چلنا ہے تو خموشی کے ساتھ چلنا
خِضَر کہے گا سوال مت پوچھنا کبھی بھی
وہ وقت آنے پہ خود بتائے گا سارے اَسرار ہر عمل کے

https://emad-ahmad.com/

مگر خموشی بھی امتحاں ہے
جسے حقیقت کا عِلم کم ہو
یہ اُس کو بے انتہا گراں ہے

خِضَر کہے گا
جو تم کو روٹی نہ پوچھتے ہوں اُنہی کی دیوار کو سنبھالو
کبھی کہے گا کہ اپنی کشتی کو اپنے ہاتھوں سے توڑ ڈالو
کبھی تمہارے تیئں کسی بے ضرر جگہ پر
تمہیں کہے گا کہ ظلم کو اُس کے بانکپن میں ہی مار ڈالو

جسے حقیقت بتائے گا وہ
تمہیں گمانی لگے گی اکثر
جسے سہولت بتائے گا وہ
تمہیں گرانی لگے گی اکثر
جسے وہ انصاف و حق کہے گا
تمہیں کہانی لگے گی اکثر

https://emad-ahmad.com/

خِضَر سے ملنے کی آرزو ہے
تو پہلے سمجھو کہ آنکھ کیا ہے!
نگاہ کیا ہے!
جہاں پہ دریائے علمِ ظاہر کی شاخ
دریائے علمِ باطن سے مِل رہی ہے
وہاں حقیقت کی راہ کیا ہے!

https://emad-ahmad.com/